نے اپنی خلافت کے دوران کئی قسم کی زیادتیاں کر ڈالی ہیں جو ان کے لیے مناسب نہیں تھیں۔

ابن سبا کی حامی جماعت نے حضرت عثمانؓ کے حق میں کئی چیزوں کا انکار کیا۔ اس معاملہ کو بظاہر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا رنگ دیئے ہوئے تھے۔ (اور اصلاحی شکل میں پیش کرتے تھے)

مصر وغیرہ کے بہت سے لوگ ان کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر فتنوں میں مبتلا ہوئے۔ ان لوگوں نے کوفہ وبصرہ کے عوام کی جماعتوں کی طرف مراسلت وخط وکتابت جاری کر رکھی تھی۔ شکایاتِ عثمانی ان مراسلات کا موضوع ہوتا تھا۔ اس طریق سے انہوں نے لوگوں کو مخالفتِ عثمانی پر مجتمع کیا۔ اور کچھ لوگ حضرت عثمانؓ کی طرف بحث وجدال کرنے کے لیے مدینہ ارسال کیے۔ وہاں جا کر انہوں نے کبار صحابہ کو معزول کرنے اور اپنے رشتہ داروں کو عامل بنانے کے طعن ذکر کیئے۔ اس طرح لوگوں کے قلوب میں شبہات ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔۔ الخ"

" وذکر سیف بن عمر ان سبب تألب الاحزاب علیٰ عثمان ان رجلًا یقال لہٗ عبداللہ بن سبا کان یھودیًا فاظھر الاسلام و صار الیٰ مصر، فاوحیٰ الیٰ طائفۃ من الناس کلامًا اخترعہ من عند نفسہ، مضمونہ انہ یقول للرجل الیس قد ثبت ان عیسیٰ بن مریم سیعود الیٰ ھذہ الدنیا؟ فیقول الرجل نعم! فیقول لہٗ فرسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم افضل منہ فما تنکر ان یعود الیٰ ھذا الدنیا وھو اشرف من عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ ثم یقول وقد کان اوصیٰ الیٰ علی بن ابی طالب فمحمدٌ خاتم الانبیاء

Marfat.com

وعلی خاتم الاوصیاء ثم یقول فھوا حق بالامرۃ من عثمانؓ وعثمانؓ معتد فی ولایتہ مالیس لہ۔ فانکروا علیہ واظھروا الامر بالمعروف والنہی عن المنکر۔ فافتتن بہ بشر کثیر من اھل مصر وکتبوا الی جماعات من عوام اھل الکوفۃ والبصرۃ فتمالؤا علیٰ ذالک وتکاتبوا فیہ وتواعدوا ان یجتمعوا فی الانکار علیٰ عثمانؓ وارسلوا الیہ من یناظرہ ویذکرلہ ما ینقمون علیہ من تولیتہ اقرباءہ وذوی رحمہ وعزلہ کبار الصحابۃ فدخل ھذا فی قلوب کثیر من الناس فجمع عثمانؓ بن عفان نوابہ من الامصار فاستشارھم فأشاروا علیہ بما تقدم ذکرنالہ فاللہ اعلم۔

(البدایہ لابن کثیر، ج ۷، ص ۱۶۷-۱۶۸ تحت سنہ ۳۴ھ)

ابن خلدون کا بیان

اور علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں اس مقام پر عبداللہ بن سبا کا تعارف اور اس کی کارستانیاں ذیل میں مختصراً بیان کی ہیں۔

(۱) ۔۔۔ اس دور کے شریر اور فسادی عنصر میں ایک شخص عبداللہ بن سبا تھا جو ابن السوداء کے نام سے معروف تھا۔ (السوداء اس کی ماں کا نام تھا)۔

(۲) ۔۔۔ یہ یہودی نسل سے تھا حضرت عثمانؓ کے دور میں ظاہراً اسلام لایا لیکن اس کا اسلام لانا صحیح نہیں تھا (اس کی منافقانہ چال تھی)

(۳) ۔۔۔ (اپنے کردار کی وجہ سے) بصرہ سے نکال دیا گیا پھر کوفہ میں داخل ہوا پھر وہاں سے شام چلا گیا۔ شام سے بھی اسے نکالا گیا۔ پھر مصر میں داخل ہوا۔

(۴) ۔۔۔ حضرت عثمانؓ پر یہ بہت طعن کیا کرتا تھا اور در پردہ حضرت علیؓ و اولادِ علیؓ

Marfat.com

کے لیے لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔

(۵) ——— اور لوگوں کو کہتا تھا کہ حضرت رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اسی طرح واپس اس دنیا میں تشریف لائیں گے جس طرح عیسٰی علیہ السّلام واپس تشریف لائیں گے۔ یہاں سے اہلِ رجعت کے نزدیک رجعت کا مسئلہ لیا گیا۔

(۶) ——— اور کہتا کہ حضرت علیؓ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وصی ہیں لیکن وصیت کو پُورا نہیں کیا گیا۔ (یعنی ان کا حق غصب کیا گیا ہے)۔

(۷) ——— حضرت عثمانؓ بن عفان نے خلافت کو ناحق طور پر لے لیا ہے۔ لوگوں کو اس مسئلہ پر برانگیختہ کیا کرتا تھا۔

(۸) ۔حکام وعمّال عثمانی پر کئی قسم کے طعن پیدا کر کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا تھا اور مختلف شہروں کی طرف خط وکتابت کر کے اس چیز کا پروپیگنڈا کرتا تھا۔ اس کام میں ابن سبا کے ساتھ مندرجہ ذیل ساتھی تھے۔

خالدؓ بن ملجم۔ سودان بن حمران۔ کنانہؓ بن بشر۔ ان ہی لوگوں نے حضرت عمّارؓ کو مدینہ واپس ہونے سے روک رکھا تھا۔

"منہم عبداللہ بن سبا ویعرف بابن السوداء کان یہودیاً وھاجر ایام عثمان فلم یحسن اسلامہ واخرج من البصرۃ فلحق بالکوفۃ ثم الشام واخرجوہ فلحق بمصر وکان یکثر الطعن علی عثمان ویدعو فی السر لاھل البیت ویقول ان محمداً یرجع کما یرجع عیسٰی وعنہ اخذ ذالك اھل الرجعۃ وان علیاً وصی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم حیث لم یجز وصیتہ وان عثمان اخذ الامر بغیر حق ویحرض الناس علی القیام فی ذالك والطعن علی الامراء فاستمال الناس بذالك فی الامصار وکتب بہ بعضہم

Marfat.com

بعضاً وکان معه خالد بن ملجم وسودان بن حمران وکنانة
بن بشر فثبطوا عمارا عن المسیر الی المدینة ۔

(تاریخ ابن خلدون، عبدالرحمٰن بن خلدون المغربی
ج ۲ ص ۱۰۲۷۔ تحت بدأ الانتقاض علی عثمانؓ)

تنبیہ :-

عبداللہ بن سبا کی اسلام دشمنی اور افتراق بین المسلمین کی مخفیہ سی کارگزاری ہم نے ذکر کی ہے۔ مزید اس کے حالات اگر ملاحظہ کرنے مطلوب ہوں تو مندرجۂ ذیل مقامات کی طرف توجہ کریں۔

۱۔ تاریخ ابن جریر طبری، ج ۵، ص ۹۰ ۔ تحت سنہ ۳۳ھ
۲۔ 〃 〃 〃 〃 ، ص ۹۸-۹۹ ۔ تحت سنہ ۳۵ھ
۳۔ میزان الاعتدال للذہبی مج ۲، ص ۴۰، تحت حرف العین (عبداللہ بن سبا)
۴۔ لسان المیزان لابن حجر، ج ۳، ص ۲۸۹۔ تحت حرف العین۔ (تذکرہ عبداللہ بن سبا)
۵۔ کتاب التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمانؓ، ص ۸۸ ۔ تحت ذکر بعث ابن سوداء دعاتہ فی البلاد۔

ابن سبا کی پوزیشن شیعوں کے نزدیک

شیعہ مؤرخین اور مترجمین کے کبار علما۔ نے عبداللہ بن سبا کے متعلق اس بات کی تصریح کردی ہے کہ یہ ایک یہودی النسل شخص تھا۔ پھر مسلمان ہوا اور بعد از اسلام حضرت علیؓ کی ولایت اور دوستی کا دم بھرنے لگا۔ یہودیت کے دور میں موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون کے حق میں وصی ہونے کا یہ قول کرتا تھا۔ اسلام لانے کے بعد یہی قول (یعنی حضرت علیؓ کے وصیِ نبی ہونے کا قول) کرنے لگا۔ اور یہ (اسلام میں)

Marfat.com

اوّل وہ شخص تھا جس نے حضرت علیؑ کی امامت کے فرض ہونے کا دعویٰ کیا اور حضرت علیؑ کے مخالفین سے براءت کرنے کو ضروری قرار دیا (یعنی تبرّیٰ کرنے کو لازم ٹھہرایا) پس اسی وجہ سے شیعہ کے مخالف لوگوں نے یہ قول کیا ہے کہ تشیّع اور رفض کا اصل سرچشمہ یہودیت ہے۔

تیسری صدی کے علّامہ نوبختی نے لکھا ہے کہ

"..... وحکی جماعۃ من اھل العلم من اصحاب علی علیہ السلام ان عبداللہ بن سبا کان یھودیاً فاسلم ووالی علیاً علیہ السلام وکان یقول وھو علیٰ یھودیتہ فی یوشع بن نون بعد موسیٰ علیہ السلام بھذہ المقالۃ فقال فی اسلامہ بعد وفاۃ النبی صلّی اللہ علیہ وآلہ فی علی علیہ السلام بمثل ذالک وھو اوّل من اشھر القول بفرض امامۃ علی علیہ السلام واظھر البرأۃ من اعدائہ وکاشف مخالفیہ فمن ھناک قال من خالف الشیعۃ ان اصل الرفض ماخوذ من الیھودیۃ ... الخ"

(فرق الشیعہ لابی محمد حسن بن موسیٰ النوبختی ص ۴۴۔ طبع نجف اشرف (من علماء قرن الثالث) تحت الفرقۃ السبائیہ)

چوتھی صدی کے علامہ ابوعمرو الکشی نے لکھا ہے کہ

"ذکر بعض اھل العلم ان عبداللہ بن سبا کان یھودیاً فاسلم ووالی علیاً علیہ السّلام وکان یقول وھو علیٰ یھودیتہ فی یوشع بن نون وصی موسیٰ بالغلو فقال فی اسلامہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ فی علی علیہ السلام مثل ذالک وکان اوّل

Marfat.com

من اشهر بالقول بفرض امامة علیؓ واظهر البراءة من اعدائه وکاشف مخالفیه واکفرهم فمن ههنا قال من خالف الشیعة اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیهودیة ۔

(۱) ـــــ رجال کشی (من علماء القرن الرابع) ص ۱۰۱ طبع بمبئی، تحت تذکرہ عبداللہ بن سبا۔

(۲) ـــــ تنقیح المقال للشیخ عبداللہ المامقانی، ج ۲، ص ۱۸۴۔ تحت عبداللہ بن سبا۔ طبع نجف اشرف (عراق)

(۳) تحفۃ الاحباب شیخ عباس قمی، ص ۱۸۴۔ تحت عبداللہ بن سبا۔ طبع طہران۔

حاصلِ کلام

عثمانی خلافت کے آخری ایام میں ابن سبا کی یہ منافقانہ تحریک اہلِ اسلام میں اختلاف ڈالنے کے لیے چلائی گئی تھی اور ابن سبا نے مختلف علاقوں میں اپنے ہمنوا اثر پسند افراد پیدا کر لیے تھے جو حضرت عثمانؓ پر اعتراضات کرتے اور ان کے عمّال کی زیادتیاں شمار کرتے تھے۔ یہ لوگ مشورہ کے ساتھ کوفہ سے بصرہ سے اور مصر سے چڑھائی کر کے مدینہ پر آئے تھے اور حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اہلِ مصر کا سرگروہ عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی تھا۔ بصریوں کا لیڈر حکیم بن جبلہ العبدی تھا اور اہلِ کوفہ کی پارٹی کا سربراہ مالک بن حارث الاشتر النخعی تھا چنانچہ خلیفہ ابن خیاط لکھتے ہیں :-

"قال ابو الحسن قدم اهل مصر عليهم عبد الرحمٰن بن عديس البلوی واهل البصرة عليهم حكيم بن جبلة العبدی و

اهل الکوفۃ فیہم الاشتر مالک بن الحارث النخعی المدینۃ فی امر عثمان فکان مقدم المصریین لیلۃ الاربعاء ھلال ذی قعدۃ ... الخ

(تاریخ خلیفہ ابن خیاط، جزا، ص ۱۴۵۔
تحت سنہ ۳۵ھ (الفتنۃ زمن عثمانؓ)

پہلے کچھ ایام ان لوگوں نے محاصرہ عثمانی کیے رکھا۔ اس دوران مختلف مطالبات حضرت عثمانؓ سے منوانے کے لیے حیلے اور بہانے بنائے رکھے لیکن اصلی مقصد چونکہ دوسرا تھا (یعنی اسلام کے مرکز کو ختم کرنا مقصود تھا) اس لیے مطالبات تسلیم ہونے پر بھی وہ کسی صورت میں مطمئن اور راضی نہیں ہوتے تھے۔ آخر کار انہوں نے اپنے مذموم مقصد کی طرف اقدام کیا اور مرکزِ اسلام (خلیفۃ المسلمین) کو موقع پاکر شہید کر ڈالا حضرت عثمانؓ کی حفاظت کرنے والے حضرات کو بعد میں علم ہوا جبکہ وہ اپنا مطلب پورا کر چکے تھے۔

(۴)

مدافعتِ عثمانی میں اہلِ مدینہ اور صحابہ کرام کا کردار

جب یہ اشرار اپنے مقاصد کے پیش نظر اپنے اپنے مراکز سے مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوتے تو وہاں یہ ارادہ ظاہر کرتے تھے کہ مدینہ کے راستہ سے حج کو جائیں گے

کوفہ، بصرہ اور مصر سے یہ لوگ ایک کثیر تعداد میں پہنچے تھے اور یہاں مدینہ و

Marfat.com

حوالی مدینہ میں پہنچنے کے بعد یہ ظاہر کرتے تھے کہ خلیفۃ المسلمین اور ان کے حکام سے بعد شکایات ہیں ان کا ازالہ کرنا مطلوب ہے اس مقام میں ناظرین کرام اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ بہت سے اہل اسلام مدینہ اور غیر مدینہ سے مختلف ممالک میں پہنچ کر جنگی مہموں میں مصروف تھے اور کچھ لوگ اہل مدینہ میں سے حج کو چلے گئے تھے اور باقی صحابہ کرام اور اہل مدینہ ابتدائی مراحل میں ان باغیوں اور حضرت عثمانؓ کے درمیان ازالہ شکایات کے سلسلہ میں مساعی کرتے رہے۔ بقول مؤرخین حضرت عثمانؓ نے ان میں سے جائز چیزوں کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے اعتراضات کا ازالہ کر دیا تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنے پُرفتن مقاصد میں کچھ کمی نہ کی اور روز بروز ان کی گرفت بڑھتی گئی اور عثمانی محاصرہ شدید ہوتا گیا

جب بگڑے ہوئے یہ حالات صحابہؓ کے سامنے آئے تو اس وقت حضرت عثمانؓ کی خدمت میں متعدد بار صحابہ کرام اور اہل مدینہ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی کہ ان مفسدین کے شر کو دور کرنے کے لیے ہاتھ اٹھانے اور ہتھیار سنبھالنے کی اجازت بخشی جائے۔

چنانچہ اختصار کے پیش نظر اس پر مندرجہ ذیل حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

مصعب الزبیری کتاب نسب قریش میں لکھتے ہیں کہ:

"لوگ (صحابہ کرام اور اہل مدینہ) حضرت عثمانؓ کی طرف کھڑے ہو کر آتے اور کہنے لگے کہ مسئلہ ہذا (یعنی اختلاف بین الفریقین) میں ہمیں بصیرت حاصل ہو گئی ہے۔ اب آپ ہمیں باغیوں کے ساتھ جہاد کرنے کی اجازت دیجیے۔ حضرت عثمانؓ نے جواب میں فرمایا کہ جن لوگوں پر میری تابعداری لازم ہے ان کو میں قسم دے کر کہتا ہوں کہ میرے لیے قتال نہ کریں۔"

Marfat.com

"... فقام الناس الی عثمانؓ فقالوا قد امکنتنا البصائر فاذن لنا فی الجهاد فقال ابو جبیبة قال عثمان عزمت علی من کانت لی علیه طاعة ان لا یقاتل"

(۱) — کتاب نسب قریش، ص ۳۰۱ تحت ولد ابی العاص۔

(۲) — تاریخ الاسلام للذہبی، ج ۲ ص ۱۳۳ تحت ۳۵ھ

حافظ ابن کثیر البدایہ میں کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے باغیوں کو سختی سے منع کیا اور روکا تو معاملہ میں تلخی اور شدت پیدا ہو گئی۔ حضرت عثمانؓ نے لوگوں پر قسم دے کر حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو قتال سے روک لیں اور اپنے ہتھیاروں کو نیام میں کر لیں۔ چنانچہ لوگوں نے اس فرمان پر عمل کیا۔ اس بنا پر باغیوں نے اپنے ارادے پر قدرت پالی۔ بایں ہمہ اہلِ مدینہ میں سے کوئی شخص بھی یہ گمان نہیں کر سکتا تھا کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا جائے گا۔

"... وعزم عثمان علی الناس ان یکفوا ایدیهم ویغمدوا اسلحتهم ففعلوا فتمکن اولئك مما ارادوا ومع هٰذا ما ظن احد من الناس انه یقتل بالکلیة"

(البدایہ لابن کثیر، ج ۷، ص ۱۹۷ فصل ان قال قائل کیف وقع قتل عثمان ... الخ"

——— اسلام کا قاعدہ ہے کہ خلیفۃ المسلمین کی اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہوتی ہے اس قاعدہ کی بنا پر صحابۂ کرام نے مدافعت کے سلسلہ میں خلیفہ کے اذن کے بغیر کوئی اقدام نہیں کیا۔ اسی سلسلہ میں اب خلیفہ سے طلبِ اجازت کے چند واقعات درج کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

مدافعت کی اجازت طلب کرنے والے اشخاص

(۱) ـــــ حضرت زیدؓ بن ثابت انصاری نے اس موقع پر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ انصار لوگ دروازے پر موجود ہیں کہتے ہیں کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم دوبار اللہ کے انصار بنیں۔ (یعنی ایک دفعہ پہلے دین کی نصرت کر چکے ہیں۔ اب دوسری بار ہم اللہ کے دین کی نصرت کرنے کو تیار ہیں) تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی حاجت نہیں ہے تم قتال سے رک جاؤ۔

" ان زید بنؓ ثابت قال لعثمانؓ هؤلاء الانصار بالباب يقولون ان شئت كنا انصار الله مرتين فقال لاحاجة لی فی ذالك كفوا "

(۱) ـــ تاریخ خلیفہ ابن خیاط، جزاوّل، ص ۱۵۱ تحت سنہ ۳۵ھ ۔ الفتنۃ زمن عثمانؓ۔

(۲) ـــ طبقات ابن سعد، ج ۳، ص ۴۸ تحت ذکر ما قیل لعثمانؓ فی الخلع۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ محاصرہ کے دنوں میں تلوار لگا کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں مدافعت کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت عثمانؓ نے ابن عمرؓ کو قسم دے دی کہ آپ واپس چلے جائیں۔ خدانخواستہ آپ کہیں اس فتنہ میں قتل نہ کیے جائیں۔

" ان ابن عمرؓ كان يومئذ متقلدا سيفه حتى عزم عليه عثمانؓ ان يخرج مخافة ان يقتل "

(تاریخ خلیفہ ابن خیاط، ج ۱، ص ۱۵۱۔ تحت سنہ ۳۵ھ ۔ الفتنۃ زمن عثمانؓ)

Marfat.com

(۳) ـــــ اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ ہتھیار بند ہو کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں مدافعت کے لیے حاضر ہوئے اور آکر مدافعت کرنے کی اجازت چاہی تو حضرت عثمانؓ نے ان کو بھی منع کر دیا۔"

"عن قتادۃ انّ ابا ھُرَیرۃ کان متقلداً سیفہ حتیٰ نھاہ عثمانؓ"

(۱) ـــــ تاریخ خلیفہ ابن خیاط، ج ۱، ص ۱۵۱ تحت سنہ ۳۵ھ۔ الفتنۃ زمن عثمانؓ۔

(۲) ـــــ طبقات ابن سعد، ج ۳، ص ۴۸-۴۹ تحت ذکر ما قیل لعثمان فی الخلع۔

(۳) ـــــ کتاب السنن لسعید ابن منصور، ص ۳۶۲۔ القسم الثانی من مجلد الثالث طبع مجلس علمی۔ کراچی وڈابھیل

(۴) ـــــ اور ایک صحابی سلیطؓ ابن سلیط ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر فتنۂ ہذا کے دوران باغیوں سے قتال کرنے کی اجازت چاہی تو حضرت عثمانؓ نے ان کو بھی ہاتھ اٹھانے سے منع کر دیا۔

حضرت سلیطؓ فرماتے تھے کہ اگر سیدنا عثمانؓ ہمیں باغیوں سے قتال کرنے کی اجازت فرماتے تو ہم ان کو مار بھگاتے حتیٰ کہ ان علاقوں سے ہی انہیں نکال دیتے۔

"عن محمد بن سیرین قال قال سلیط بن سلیط نھانا عثمانؓ عن قتالھم ولو اَذِنَ لنا لضربناھم حتیٰ نخرجھم من اقطارھا"

(تاریخ خلیفہ ابن خیاط، ص ۱۵۰، ج ۱ تحت سنہ ۳۵ھ۔ الفتنۃ زمن عثمانؓ)

Marfat.com

تاریخ شہادت عثمانؓ اور قاتلین کے اسماء

مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت امیرالمؤمنین عثمانؓ کو سرکشوں اور ظالموں نے (۳۵ھ میں) ۱۸ ذوالحجہ کو بروز جمعہ (بعد العصر) بیدردی سے اپنے مکان میں شہید کر دیا۔ (ترجیع)۔ مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے قریب یہ مکان واقع تھا۔

——— قاتلین میں ایک شخص سودان بن حمران ہے، اسی کو اسود بن حمران کے نام سے بھی لکھتے ہیں۔ دوسرا شخص رومان الیمانی ہے جو بنی اسد بن خزیمہ کے قبیلہ سے تھا اور بھی بعض لوگوں مثلاً (کنانہ بن بشر وغیرہ) کا نام قاتلینِ عثمانؓ میں شمار کیا کرتے ہیں۔ تفصیلات کے لیے ذیل مقامات کی طرف رجوع کریں۔

(۱) تاریخ خلیفہ بن خیاط، ج ۱، ص ۱۷۳ تحت سنہ ۳۵ھ

(۲) البدایہ لابن کثیر، ج ۷، ص ۱۸۵ تحت سنۃ قتلہ۔

(۳) البدایہ لابن کثیر، ج ۷، ص ۱۹۰ فصل (وکانت مدۃ حصار عثمان فی دارہ)

حضرت عثمانؓ کا جنازہ، پھر تجہیز و تکفین و تدفین میں تعجیل

سیدنا عثمانؓ کے جنازہ کا مسئلہ قبل ازیں "رحماء بینہم" حصہ سوم عثمانی باب پنجم تحت عنوان جنازہ عثمانی و دفن وغیرہ کے لکھا گیا تھا تاہم یہاں بھی اس مسئلہ کو مختصراً درج کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی تدفین کی تعجیل بھی ذکر کی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات کے ذریعہ یہ طعن زائل ہو جائے گا کہ حضرت عثمانؓ تین روز تک بے گور و کفن پڑے رہے تھے۔

(۱)

امام احمدؒ نے مسند احمد میں باسند روایت درج کی ہے کہ مشہور صحابی حضرت

زبیرؓ بن العوام نے حضرت عثمانؓ کا جنازہ پڑھایا اور دفن کیا:

"..... عن قتادۃ قال صلی الزبیر علیٰ عثمان رضی اللہ عنہ ودفنہ ... الخ"

(مسند احمد، ج ۱، ص ۶۴، تحت مسندات عثمان واخبار عثمان۔ طبع اول مصری)

(۲)

قدیم مؤرخین (مصعب الزبیری وغیرہ) نے اس موقعہ کے واقعات میں تحریر کیا ہے کہ عثمانؓ اس دن روزہ دار تھے۔ جمعہ کے روز وہ شہید کیے گئے اور ہفتہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں جنازہ پڑھنے کے بعد انہیں دفن کیا گیا۔

"..... وکان یوم قُتِلَ صائمًا ودُفِن لیلۃ السبت بین المغرب والعشاء"

(کتاب نسب قریش لمصعب الزبیری، ص ۱۰۱۔ تحت ولد ابی العاصی بن امیہ)

(۳)

— نیازبن مکرم الاسلمی جو واقعہ شہادت کے موقعہ پر موجود تھے، حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں ان حالات کی تفصیل بیان کرتے وقت ذکر کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمانؓ کا جنازہ دفن کے لیے اٹھایا۔ یہ ہفتہ کی شب تھی مغرب وعشا کا درمیانی وقت تھا۔

"..... حملنا ہ رحمہ اللہ لیلۃ السبت بین المغرب و العشاء ... الخ"

(طبقات لابن سعد، ج ۳ ص ۵۴ (القسم الاوّل) تحت ذکر من دفن عثمان ومتیٰ دفن ومن حملہ ... الخ طبع اوّل لیڈن۔

Marfat.com

(۴)

اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اس مقام پر فرماتے ہیں کہ متعدد روایات مشہورہ کے ذریعہ ثابت ہوچکا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی نعش کا تین روز تک پڑے رہنا محض افترا اور جھوٹ ہے۔ اس کی تکذیب تمام تواریخ میں موجود ہے اس لیے کہ مؤرخین کا اس چیز پر اتفاق ہے کہ ۳۵ھ، ۱۸ ذوالحجہ بروز جمعہ عصر کے بعد حضرت عثمانؓ کی شہادت ہوئی اور شب شنبہ (ہفتہ) کی رات کو ہی جنت البقیع کے قریب دفن کر دیئے گئے۔ اس بات میں ذرہ برابر شبہ نہیں ہے۔

"——— نیز از روایاتِ مشہورہ متعددہ ثابت شد کہ تا سہ روز افتادہ ماندن لاشِ عثمانؓ محض افترا و دروغ ست و در جمیع تواریخ تکذیب آں موجود است زیرا کہ باجماعِ مؤرخین شہادۃ عثمانؓ بعد از جمعہ، بیست و نہم ذی الحجہ واقع شدہ است و دفنِ او در بقیع شبِ شنبہ وقوع یافت بلا شبہ"

(تحفہ اثنا عشریہ، ص ۳۲۹ طبع جدید لاہور
در آخرِ طعنِ دہم عثمانی۔ (مطاعن عثمانی)

(۵)

قاتلینِ عثمانؓ کیسا گروہ تھا؟

امت کے کبار علماء نے اس مسئلہ کو مختصر الفاظ میں تصریحاً ذکر کیا ہے کہ مسلمانوں کے بہترین لوگوں میں سے کوئی شخص بھی حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک نہیں تھا اور نہ قتلِ عثمانؓ کے حکم کرنے میں شامل تھا۔

حضرت عثمانؓ کو مفسدین کے ایک طائفہ نے شہید کیا۔ وہ طائفہ قبائل کے اوباش لوگوں میں سے تھا اور فتنہ برپا کرنے والوں میں سے تھا۔

Marfat.com

ان کا پہلے یہ مطالبہ تھا کہ عثمانؓ خلافت سے دستبردار ہو جائیں لیکن آخرکار انہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر کے ہی چھوڑا۔ حالانکہ ان کے شبہات اور اعتراضات کو دُور کر دیا گیا تھا اور ان کے سامنے حق بات واضح ہو چکی تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے قتل عثمان کا فتنہ کھڑا کر دیا جس سے اہل اسلام میں ہمیشہ کے لیے اختلاف پیدا ہو گیا۔

اسی وجہ سے علماءِ کبار نے ان لوگوں کو باغی کی بجائے مفسد، ظالم اور سرکش کا نام دیا ہے۔ حوالہ جات ذیل میں یہ مضمون موجود ہے۔ اہلِ علم تسلّی فرما سکتے ہیں۔

(۱) ان اخیار المسلمین لم یدخل واحد منہم فی دم عثمانؓ لا قتل ولا امر بقتلہ وانما قتلہ طائفۃ من المفسدین فی الارض من اوباش القبائل واھل الفتن "

(منہاج السُّنہ لابن تیمیہ، ج ۲، ص ۱۸۶)

(۲) " ولم یدخل خیار المسلمین فی ذالک انما قتلہ طائفۃ من المفسدین فی الارض من اوباش القبائل ورؤس الشر "

(المنتقیٰ للذہبی، ص ۲۲۵)

(۳) فمن الذی اجتمع علیٰ قتلِ عثمان؟ ھل ھم الا طائفۃ من اولی الشر والظلم ولا دخل فی قتلہ احدٌ من السابقین "

(المنتقیٰ للذہبی، ص ۵۴۳)

(۴) "... (ھاجت) رؤس الفتنۃ والشر واحاطوا بہ و حاصروہ لیخلع نفسہ من الخلافۃ وقاتلوہ قاتلہم اللہ "

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی، ص ۸-۹ - طبع حیدرآباد دکن۔ طبع اوّل۔ تحت ذکر امیر المومنین عثمان بن عفانؓ)

(۵) فن عقائد کے علماء اس طرف گئے ہیں کہ :-

"ان قتلة عثمان لم یکونوا بغاۃً بل ھم ظلمۃ وعتاۃ لعدم الاعتداد بشبھتھم ولانھم اصرّوا علی الباطل بعد کشف الشبھۃ وایضاح الحق لھم"

(المسامرۃ فی شرح المسایرۃ ص ۱۵۹-۱۶۰ جزء ثانی طبع مصر تحت الاصل الثامن)

صحابۂ کرام کا شہادتِ عثمانیؓ پر تأسف

جب یہ مفسد اور باغی لوگ اپنے بُرے مقصد (یعنی قتل عثمانؓ) میں کامیاب ہو گئے تو یہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ اسلام کے مرکز پر انہوں نے حملہ کر کے مرکزی قوت پاش پاش کر دی تھی۔ اس جاں گداز واقعہ کو دیکھ کر صحابہ کرام سخت پریشان اور سرگرداں تھے۔ تقدیرِ خداوندی غالب آگئی تھی جس کو دُور کرنا کسی کے بس کی بات نہ تھی۔

(۱) ——— اس موقعہ پر پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ لوگوں نے قتلِ عثمانؓ کے ذریعے اپنے اوپر ایک فتنے کا دروازہ کھول لیا ہے جو قیامت تک بند نہ ہو سکے گا۔

——— وقال عبداللہ بن سلام لقد فتح الناس علی انفسھم بقتل عثمان باب فتنۃٍ لا ینغلق عنھم الی قیام الساعۃ"

(الاستیعاب معہ الاصابہ، ج ۳ ص ۸۴ - تحت تذکرہ عثمانی)

(۲) ——— ایک دوسرے صحابی ابوحمید الساعدیؓ (جو بدری صحابہؓ میں سے تھے) اس واقعہ کے تاثرات کا یوں اظہار کرتے ہیں: جب حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے تو یوں کہتے تھے کہ اے اللہ! تیری رضا کی خاطر میں نے اپنے اوپر لازم کر لیا

Marfat.com

کہ فلاں فلاں بات نہیں کروں گا۔ ہنسی اور مذاق بھی نہیں کروں گا، حتیٰ کہ مجھ پر موت آجائے۔

——— قال ابوحمید الساعدیؓ لما قتل عثمانؓ وکان ممن شہد بدرا اللّٰھم ان لک علیّ الا افعل کذا ولا افعل کذا ولا اضحک حتیٰ القاک۔"

(طبقات ابن سعد، ص ۵۶ ۔تحت ذکر ما قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳)——— حضرت عثمانؓ جب شہید ہوئے تو حضرت عمر فاروقؓ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے افسوس اور تاسف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سے حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ میں نے کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا۔"

——— "وذکر عن انس بن مالک قال قال عبداللہ بن عمرؓ ما شبعت من طعام منذ قتل عثمان۔"

(کتاب نسب قریش، ص ۱۰۲ ۔تحت ولد ابی العاصی بن امیۃ)

حضرت عثمانؓ کی شہادت کا صدمہ صحابہ کرام پر اتنا شدید تھا جس کو صحیح طور پر بیان کرنا بڑا مشکل ہے۔ صحابہ کرام کے یہ چند ایک واقعات ہم نے بطور نمونہ نقل کر دیئے ہیں ورنہ اس مظلومانہ قتل کی ایک طویل داستانِ غم ہے جو متعدد صحابہ کرام سے منقول ہے اور اس پر جتنا صحابہ کرامؓ غم کا اظہار فرماتے وہ کم ہی تھا۔ اور اس کا مداوا کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

Marfat.com

(۶)

اِن فتن اور بلیّات میں سیّدنا عثمانؓ حق پر تھے اور ان کا خاتمہ حق پر ہُوا

پیش کردہ چیزوں کے ذریعے یہ بات صاف طور پر نظر آتی ہے کہ حضرت عثمانؓ کے خلاف آخری ایام میں مفسدین نے جو چیزیں کھڑی کر دی تھیں وہ اغراض فاسدہ کی بنا پر تھیں۔

حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں کوئی خلافِ شرع چیز نہیں ایجاد کی گئی تھی اور نہ ہی حدود اللہ کو ضائع کیا گیا تھا۔ اور نہ ہی قبائل میں کوئی متعصبانہ نظریات اٹھ کھڑے ہوئے تھے جن کی وجہ اقرباء کو مناصب دینی اور اپنوں کو عطائے اموالِ کثیرہ قرار دیا جائے۔

اگر بعض لوگوں نے اس نوعیت کے اعتراضات اٹھائے تھے تو کیا وہ لوگ صحابہ کرام کی بہ نسبت اسلام کے زیادہ خیر خواہ تھے؟ اور دینی نظام کو زیادہ قائم کرنے والے تھے؟

ظاہر بات ہے کہ جمہور صحابہؓ ان فساد اٹھانے والوں کے خلاف تھے اور ان کے ہمنوا نہیں تھے۔ یہی بات مفسدین کے ناحق ہونے پر کافی دلیل ہے۔

یہ چند مطاعن حضرت عثمانؓ کے خلاف کھڑا کرنے والے ایسے لوگ تھے جو دینی اور اسلامی نظام کو دل سے نہیں چاہتے تھے اور دینِ اسلام کے ساتھ عناد رکھتے تھے۔ جس کی اصل وجہ اسلام کے ساتھ حسد اور اسلام کی ترقی کے ساتھ عداوت تھی۔ جس کو وہ دوسری صورت میں ظاہر نہیں کر سکتے تھے۔ اسلام کی خیر خواہی کے رنگ

Marfat.com

میں یہ تجویز اختیار کی اور ایک سکیم کی صورت میں چلائی۔ اس طریقہ سے انہوں نے اہلِ اسلام میں افتراق و انتشار کا فتنہ کھڑا کر دیا۔

ان لذا رشات کی تائید صحابۂ کرامؓ کے اقوال و اعمال سے پوری طرح ہوتی ہے۔ صحابہؓ کے قول و عمل کی چند چیزیں سطورِ بالا میں بطورِ نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ اب ذیل میں سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اس بات کی تائید پیش کی جاتی ہے کہ حضرت عثمانؓ کے حق میں حضور علیہ السلام نے متعدد بشارات اور خوشخبریاں ذکر فرمائی تھیں جو ان آخری ایام پر منطبق ہوتی ہیں اور حضرت عثمانؓ کے کردار کی صداقت و دیانت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور حضرت عثمانؓ کی حمایت کرنے والے گروہ کی حقانیت کو ثابت کرتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

بشارات و اشارات

(۱) ——— موسیٰ بن عقبہ نے ابو حبیبہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ جس وقت محصور تھے۔ میں اس وقت حضرت زبیرؓ کا ایک رقعہ لے کر حضرت عثمانؓ کے پاس آیا۔ جس وقت میں نے رقعہ پیش کیا تو اس وقت حضرت ابوہریرہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس موجود تھے۔ ابوہریرہؓ فرمانے لگے، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد فتنے اور حوادث ہوں گے ..... ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان فتن و حوادث سے نجات کہاں ملے گی؟ تو حضور علیہ السلام نے حضرت عثمانؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس امانت دار شخص اور

Marfat.com

اس کی پارٹی کے ساتھ رہنا باعثِ نجات ہوگا یعنی اس دور کے مسائل میں عثمان غنیؓ امت کے امین ہیں اور ان کا گروہ حق پر ہے اور ان کی حمایت میں نجات و فلاح ہے۔

ـــ ـ وذکر موسیٰ بن عقبۃ عن ابی حبیبۃ قال اتیت عثمان ؓ برسالۃ الزبیر وھو محصور فلما ادیتھا وعندہ ابوھریرۃ قام ابوھریرۃؓ فقال اشھد لسمعت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یقول تکون بعدی فتن واحداث ... قال قلنا فاین المنجا منھا یارسُول اللہ ؟ قال الی الامین وحزبہ واشار الی عثمانؓ ۔

(۱) ـــــ کتاب نسب قریش ص ۱۰۳ تحت ولد ابی العاص

(۲) ـــــ البدایہ لابن کثیر، ج ۷، ص ۲۰۹ ۔ بحوالہ احمد۔

تحت روایاتِ فضائلِ عثمانی ۔

(۲۱) ـــــ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور علیہ السّلام ایک مقام میں تشریف فرما تھے۔ ..... ایک شخص نے آکر حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو حضور علیہ السّلام نے ابوموسیٰ الاشعریؓ کو فرمایا کہ اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ لیکن ایک آزمائش اور مصیبت پیش آئے گی۔ اس پر یہ جنت کی خوشخبری ہے (دروازہ کھولا گیا تو وہ عثمانؓ بن عفان تھے۔ ان کو حضور علیہ السّلام کے فرمان (بشارتِ جنت) کی اطلاع دی گئی) پس انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر کہا کہ اللہ ہی سے مدد لی گئی ہے اور وہی مدد کرنے والا ہے۔"

"..... استفتح رجل فقال لی افتح لہ وبشّرہ بالجنۃ علیٰ بلویٰ تصیبہ فاذا عثمانؓ فاخبرتہ بما قال رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان ۔

Marfat.com

(۱)۔ —— بخاری شریف، ج ۱ ص ۵۲۲ ۔مناقب عمرؓ بن الخطاب۔

(۲)—— مشکوٰۃ شریف، ص ۵۶۳ ۔بحوالہ بخاری و مسلم باب مناقب ھٰؤلاء الثلاثہ ۔الفصل الاول ۔

(۳)۔ —— مسلم شریف، ص ۲۷۷-۲۷۸، ج ۲ ۔باب من فضائل عثمان ۔طبع نور محمد دہلی ۔

(۴)—— البدایہ لابن کثیر، ج ۷، ص ۲۰۱ ۔تحت احادیث فضائل عثمانؓ بحوالہ البخاری و احمد ۔

(۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عثمانؓ کو پیش گوئی کے طور پر فرمایا کہ اے عثمانؓ! امید ہے کہ تجھے اللہ ایک قمیص (یعنی قمیص خلافت) پہنائیں گے ۔اگر لوگ اس قمیص کو تجھ سے اتارنا چاہیں تو ان کے کہنے پر قمیص نہ اتارنا ۔"

—— عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمانؓ انہ لعل اللہ یقمصک قمیصاً فان ارادوک علیٰ خلعہ فلا تخلعہ لھم ۔رواہ الترمذی و ابن ماجۃ ۔"

(۱) مشکوٰۃ شریف، ص ۵۶۲ ۔باب مناقب عثمانؓ ۔ الفصل الثانی ۔

(۲) البدایہ لابن کثیر، ج ۷، ص ۲۰۵ ۔تحت احادیث فضائلِ عثمانیؓ بحوالہ احمد ۔

ان روایات کے ذریعہ یہ چیز عیاں ہوگئی کہ :۔

—— حوادث اور فتنے حضرت عثمانؓ کے دور میں پیش آئیں گے ۔ابتلاء کی چیزوں سے حضرت عثمانؓ کا سامنا ہوگا جس سے مفر نہیں ہے ۔

Marfat.com

پھر ان بلیات میں حق کس جانب ہوگا؟ اور کون سی جماعت صحیح ہوگی۔ تو بفرمان نبوی حضرت عثمانؓ کو ہی معیارِ حق قرار دیا گیا۔ اور ان کی حمایت کرنے والے ہی صحیح کردار کے مالک ٹھہرائے گئے۔

حضرت عثمانؓ کی مخالفت کرنے والے اور ان پر طعن اٹھانے والے غلطی پر تھے اور ان کا موقف غلط تھا۔ اور انہوں نے جو معاندانہ قصے گھڑے کیے تھے وہ جھوٹے تھے۔ وہ مبنی بر حسد و عناد تھے۔

اور حضرت عثمانؓ اپنا امتحانی دور گزار کر اہل الجنۃ میں سے ہیں۔ مصائب پر صبر کرنے سے ان کو جنت ملی ہے۔ خدا کی اس نعمت میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور حضرت عثمانؓ جیسے صادق و امین و دیانتدار شخص کو جن لوگوں نے مطعون قرار دیا اور کئی قسم کی خیانتیں ان کی طرف منسوب کیں اور حضرت عثمانؓ کے لیے بے شمار مصائب پیدا کر دیئے وہ اپنے کردار کے موافق انجام کو پالیں گے اور اپنے بُرے مقاصد کے مطابق نتائج سے بہرہ اندوز ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کو قمیص خلافت عنایت فرمایا۔ انہوں نے اپنی جان تو قربان کر دی لیکن حسبِ ارشادِ نبوی قمیص خلافت اتارا نہیں اور ساتھ ساتھ کسی مسلمان کے ایک قطرہ خون بہانے کو روا نہیں رکھا۔ اگر وہ جان بچانے کے لیے مسلمانوں کی خوں ریزی کراتے تو سینکڑوں مسلمان قربانی پیش کرتے۔ لیکن انہوں نے اُمت کی خوں ریزی کرانے کی بجائے اپنا خون پیش کر دیا اور قوم کے خون کو بچا لیا۔ ایسا جذبۂ ایثار دیدہ و شنید میں نہیں آیا۔

فرحمہ اللہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن

کل الصحابۃ اجمعین

الاختتام بالصواب

کتاب کے مضامین پر اجمالاً نظر کرنے سے واضح ہو رہا ہے کہ اقربا نوازی کے مسئلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حق سے منحرف نہیں ہوئے اور نہ ہی حدِ جواز سے متجاوز ہوئے۔ ان کا کردار ان کی خلافت کے دوران معیارِ عدل سے نہیں ہٹا۔ اور حضرت عثمانؓ کے خاندان کی ملّی خدمات اسلام کے لیے نہایت سُود مند اور فائدہ بخش ثابت ہوئیں (جیسا کہ تاریخ کے اوراق سے اس کو پیش کیا گیا ہے)۔

—— ان حقائق کے پیشِ نظر حضرت عثمانؓ کے خلاف اس پروپیگنڈا کی کوئی حقیقت نہیں کہ اپنے اقربا کے حق میں ان کی غلط پالیسی کی وجہ سے اس دور میں قبائلی عصبیت پیدا ہوئی جس کے نتائج میں یہ تمام فتنہ اور فساد برپا ہُوا۔

—— اس نظریہ کے خلاف واقعہ ہونے پر ہم نے سابقہ مباحث میں تاریخی مواد پیش کر دیا ہے اس کو ملاحظہ فرما کر منصف طبائع اور حقائق پسند حضرات اطمینان حاصل کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور اتفاق و اتحاد کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ اور تمام صحابۂ کرامؓ اور خاندانِ نبوّی کے ساتھ حسنِ عقیدت اور ان کی اتباع کی توفیق بخشے اور خاتمہ بالایمان نصیب فرما کر ان کی اخروی معیت سے بہرہ ور فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد خلقہٖ خاتم النبیّین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وصلحاء امّتہٖ وسائر اتباعہٖ باحسانٍ الیٰ یوم الدّین اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ناچیز دعا جو محمد نافع عفا اللہ عنہ۔ جامعہ محمدی ضلع جھنگ (پاکستان)
شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ —— جولائی ۱۹۸۰ء

Marfat.com

کتب استفادہ نمودہ برائے کتاب "مسئلہ اقربا پروری"

نمبر شمار	نام کتاب		سن وفات
	قرآن مجید و فرقان حمید		۱۷۹ھ
(۱)	موطا امام مالکؒ		۱۸۲ھ
(۲)	کتاب الخراج لامام ابی یوسفؒ		
(۳)	المصنف للحافظ الکبیر ابی بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الصنعانی	۱۱ جلد	۲۱۱ھ
(۴)	سیرت ابن ہشام		۲۱۳ھ ۲۱۸
(۵)	کتاب السنن لسعید بن منصور (مجلس علمی کراچی)		۲۲۷ھ
(۶)	طبقات محمد بن سعد - ۸ جلد		۲۳۵ھ ۲۳۰
(۷)	المصنف لابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن ابی شیبۃ الکوفی (قلمی)		۲۳۵ھ
(۸)	کتاب نسب قریش لمصعب زبیری		۲۳۶ھ
(۹)	---- تاریخ خلیفہ بن خیاط		۲۴۰ھ
(۱۰)	مسند احمد لامام احمد بن حنبل الشیبانی معہ منتخب کنز العمال	۶ جلد	۲۴۱ھ
(۱۱)	کتاب السنۃ لامام احمد بن حنبل الشیبانی		۲۴۱ھ
(۱۲)	کتاب المحبر لابی جعفر بغدادی (محمد بن حبیب)		۲۴۵ھ
(۱۳)	الصحیح البخاری (محمد بن اسماعیل) ۲ جلد		۲۵۶ھ

Marfat.com

(۱۴) التاریخ الکبیر لامام محمد بن اسماعیل بخاری - ۸ جلد	سنہ ۲۵۶ھ
(۱۵) التاریخ الصغیر (محمد بن اسماعیل)	〃
(۱۶) صحیح مسلم لامام مسلم بن حجاج القشیری	سنہ ۲۶۰ھ / ۲۶۱
(۱۷) سُنن ابن ماجہ (ابو عبداللہ محمد بن یزید ماجہ	سنہ ۲۷۳ھ / ۲۷۵
(۱۸) ترمذی شریف (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی)	سنہ ۲۷۵ھ / ۲۷۹
(۱۹) ابو داؤد شریف (ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	سنہ ۲۷۵ھ
(۲۰) انساب الاشراف للبلاذری	سنہ ۲۷۷ھ / ۲۷۹
(۲۱) فتوح البُلدان احمد بن یحییٰ بلاذری	〃
(۲۲) تفسیر لابن جریر الطبری	سنہ ۳۱۰ھ
(۲۳) کتاب الکُنیٰ والاسماء للشیخ ابی بشر محمد بن احمد بن حماد الدولابی - (دو جلد)	سنہ ۳۱۰ھ
(۲۴) تاریخ الامم والملوک محمد ابن جریر طبری	سنہ ۳۱۰ھ
(۲۵) المنتخب ذیل المذیل 〃 〃	〃
(۲۶) کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم رازی	سنہ ۳۲۷ھ
(۲۷) کتاب المجتبیٰ لابی بکر محمد بن الحسن بن درید الازدی -	سنہ ۳۲۱ھ
(۲۸) کتاب المجروحین لابن حبان ابو حاتم محمد بن حبان البستی	سنہ ۳۵۴ھ
(۲۹) المستدرک للحاکم نیشاپوری	سنہ ۴۰۵ھ
(۳۰) لطائف المعارف لابی منصور الثعالبی	سنہ ۴۲۹ھ
(۳۱) جمہرۃ الانساب لابن حزم	سنہ ۴۵۶ھ

Marfat.com

(۳۲) کشف المحجوب للشیخ علی ہجویریؒ اللاہوری	سنہ ۴۵۶ھ
(۳۳) جوامع السیرۃ لابن حزم	سنہ ۴۵۶ھ
(۳۴) السنن الکبریٰ للبیہقی	سنہ ۴۵۸ھ
(۳۵) الاستیعاب لابن عبدالبر اندلسی مع اصابہ - ۴ جلد	سنہ ۴۶۳ھ
(۳۶) تاریخ بغداد للخطیب البغدادی (ابی بکر احمد بن علی)	سنہ ۴۶۳ھ
(۳۷) کتاب التمہید لابی شکور سالمی (ابو شکور محمد بن عبد سعید بن شعیب الکلبشی السالمی الحنفی) معاصر شیخ علی ہجویریؒ	سنہ ۴۶۵ھ
(۳۸) تفسیر بغوی (ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی)	سنہ ۵۱۶ھ
(۳۹) العواصم من القواصم للقاضی ابی بکر بن العربی اندلسی	سنہ ۵۴۳ھ
(۴۰) غنیۃ الطالبین للشیخ عبدالقادر جیلانی	سنہ ۵۶۰ھ
(۴۱) تلخیص ابن عساکر	سنہ ۵۷۱ھ
(۴۲) تاریخ ابن عساکر کامل - ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر } جلد اوّل	سنہ ۵۷۱ھ
(۴۳) تفسیر کبیر للرازی (محمد بن عمر رازی فخر الدین بن ضیاء الدین)	سنہ ۶۰۶ھ
(۴۴) اسد الغابہ لابن اثیر جزری	سنہ ۶۳۰ھ
(۴۵) تجرید اسماء الصحابہ للجزری	سنہ ۶۳۰ھ
(۴۶) تفسیر قرطبی ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المالکی	سنہ ۶۷۱ھ
(۴۷) تہذیب الاسماء واللغات لامام نووی ابی زکریا محی الدین بن شرف نووی	سنہ ۶۷۶ھ
(۴۸) شرح المہذب للنووی	〃
(۴۹) الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ للقاضی ابی الفضل عیاض بن موسیٰ الیحصبی اندلسی من علماء القرن السادس	

Marfat.com

(۵۰) تفسیر خازن علاؤالدین علی بن محمد بغدادی المعروف خازن	۷۲۵ھ
(۵۱) مشکوٰۃ المصابیح سن تالیف	۷۳۷ھ
(۵۲) کتاب التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمانؓ (محمد بن یحییٰ بن ابی بکر اندلسی)	۷۴۱ھ
(۵۳) تذکرۃ الحفاظ للذہبی	۷۴۸ھ
(۵۴) المغنی للذہبی	۷۴۸ھ
(۵۵) المنتقیٰ للذہبی	۷۴۸ھ
(۵۶) کتاب دول الاسلام للذہبی	۷۴۸ھ
(۵۷) میزان الاعتدال للذہبی	۷۴۸ھ
(۵۸) سیر اعلام النبلاء للذہبی	۷۴۸ھ
(۵۹) منہاج السنہ لابن تیمیہؒ	〃
(۶۰) مدارج السالکین لابن قیم شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر الحنبلی الدمشقی المعروف بابن قیم الجوزیہ	۷۵۱-۷۵۶ھ
(۶۱) اعلام الموقعین لابن قیمؒ	۷۵۶ھ
(۶۲) زاد المعاد لابن قیم	۷۵۶ھ
(۶۳) نصب الرایہ للزیلعی جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی	۷۶۲ھ
(۶۴) تفسیر ابن کثیر عماد الدین الدمشقی	۷۷۴-۷۷۵ھ
(۶۵) البدایہ والنہایہ لابن کثیر (عماد الدین ابی الفداء الدمشقی)	〃
(۶۶) السیرۃ النبویہ لابن کثیر	〃
(۶۷) تاریخ ابن خلدون	۷۷۹ھ

Marfat.com

(۶۸) شرح مقاصد سعد الدین مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی	۷۹۱ھ
(۶۹) مجمع الزوائد لنور الدین الہیثمی (۱۰ جلد)	۸۰۷ھ
(۷۰) موارد الظمان لنور الدین الہیثمی	۸۰۷ھ
(۷۱) شرح مواقف سید شریف علی بن محمد الجرجانی	۸۱۶ھ
(۷۲) الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر - ۴ جلد مع استیعاب	۸۵۲ھ
(۷۳) کتاب المدلسین لابن حجر	۸۵۲ھ
(۷۴) تہذیب التہذیب لابن حجر - ۱۲ جلد	۸۵۲ھ
(۷۵) لسان المیزان لابن حجر - ۶ جلد	۸۵۵ھ
(۷۶) عمدۃ القاری شرح بخاری	
(۷۷) فتح القدیر شرح ہدایہ لشیخ کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف لابن ہمام	۸۶۱ھ
(۷۸) انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروف بالسیرۃ الحلبیہ لعلی بن برہان الدین الحلبی الشافعی	۹۰۰ھ
(۷۹) فتح المغیث للسخاوی	۹۰۲ھ
(۸۰) المسامرۃ فی شرح المسایرۃ لکمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن شریف المقدسی	۹۰۵ھ
(۸۱) وفاء الوفاء للسمہودی	۹۱۱ھ
(۸۲) ذیل اللآلی المصنوعہ للسیوطی	۹۱۱ھ
(۸۳) تطہیر الجنان واللسان لابن حجر المکی	۹۰۵-۷۳ھ
(۸۴) کنز العمال - ۸ جلد، طبع اول	۹۷۵ھ
(۸۵) نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض احمد شہاب الدین الخفاجی المصری -	۱۰۶۹ھ

Marfat.com

(۸۶) ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ — ۱۱۷۶ھ

(۸۷) قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ″ ″ — ″

(۸۸) تحفہ اثنا عشریہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ — ۱۲۳۹ھ

(۸۹) الفتح الربانی لترتیب مسند احمد
عبدالرحمان البنا الساعاتی — ۱۳۵۱ھ

(۹۰) المنار المنیف لابنِ قیم

Marfat.com

شیعہ کتب استفادہ نمودہ

(۱) تاریخ یعقوبی (احمد بن ابی یعقوب الکاتب العباسی) سنہ ۲۵۴ھ

(۲) کتاب البلدان للیعقوبی (" " ") "

(۳) الاخبار الطوال للدینوری (احمد بن داؤد ابی حنیفہ) سنہ ۲۸۲ھ

(۴) فرق الشیعہ لابی محمد حسن بن موسیٰ نوبختی (من علماء قرن الثالث)

(۵) رسالہ قرب الاسناد لعبداللہ بن جعفر الحمیری (من علماء قرن الثالث)

(۶) مقاتل الطالبین لابی الفرج الاصبہانی - سن وفات سنہ ۳۵۶ھ، تالیف سنہ ۳۱۳ھ

(۷) فروع کافی محمد بن یعقوب کلینی رازی سنہ ۳۲۹ھ

(۸) مروج الذہب للمسعودی سنہ ۳۴۶ھ

(۹) رجال کشی (الکشی من علماء قرن الرابع)

(۱۰) نہج البلاغہ سنہ ۴۰۴ھ

(۱۱) الامالی للشیخ ابی جعفر محمد بن حسن الطوسی) سنہ ۴۶۰ھ

(۱۲) احتجاج طبرسی سنہ ۵۴۰ھ

(۱۳) شرح نہج البلاغہ للحدیدی - سن تالیف ۶۴۹ھ سن وفات :- سنہ ۶۵۶ھ

(۱۴) منہاج الکرامہ فی اثبات الامامۃ لابن المطہر الحلی۔ سنہ ۷۲۶ھ

(۱۵) عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب سید جمال الدین ابن عنبۃ سنہ ۸۲۸ھ

Marfat.com

(۱۶) شرح نہج البلاغہ، کمال الدین میثم بن علی بن میثم البحرانی۔ — سنہ ۶۷۹ھ

(۱۷) بحار الانوار لملا باقر مجلسی — سنہ ۱۱۱۱ھ

(۱۸) جلاء العیون " " — "

(۱۹) درۃ نجفیہ شرح نہج البلاغہ (از شیخ ابراہیم بن حاجی حسین دنبلی) — سنہ ۱۲۹۱ھ

(۲۰) ناسخ التواریخ لمرزا محمد تقی لسان الملک — سنہ ۱۲۹۷ھ

(۲۱) تنقیح المقال للشیخ عبداللہ مامقانی — سنہ ۱۳۰۰ھ

(۲۲) منتہی الآمال از شیخ عباس قمی — سنہ ۱۳۵۹ھ

(۲۳) تحفۃ الاحباب للشیخ عباس قمی — سنہ ۱۳۵۹ھ

Marfat.com

Marfat.com